سوال

(17) کشف کی حقیقت؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کشف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کشف: مکاشفہ کو کہتے ہیں جس میں جنت، دوزخ، ملائکہ اور عالم غیر متناہی کی باتیں مکشوف ہوجاتی ہیں۔ دیکھئے کشاف اصطلاحات الفنون (ج 2 ص 1254) عرف عام میں کشف اور الہام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

صحیح بخاری (3469) میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ"

"تم سے پہلے امتوں میں ایسے لوگ گزرے ہیں جنھیں کشف (والہام) ہوتا تھا اور بے شک اگر اس اُمت (مسلمہ) میں اُن میں سے کوئی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُمت مسلمہ میں کسی شخص کو بھی کشف والہام نہیں ہوتا۔

خواب میں کسی چیز کی بشارت یا کسی آدمی کا گمان وقیاس اس سے سراسر مختلف بات ہے۔

یاد رہے کہ جن روایات میں آیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینکڑوں میل دور سے ساریہ کو پکارا تھا: "یاساریۃ الجبل" "اے ساریہ، پہاڑ کے قریب جاؤ۔"

یہ ساری روایات اُصول حدیث کی رُو سے ضعیف اور مردود ہیں۔ محمد بن عجلان مدلس راوی ہیں لہذا اُن کی عن والی روایت کو ضعیف ومردود ہی سمجھا جائے گا۔

خلاصہ یہ کہ کشف بھی غیب دانی کا ایک نام ہے اور اُمتِ مسلمہ میں قیامت تک کسی کو کشف یا الہام نہیں ہوتا۔

نام نہاد بزرگوں کے جن واقعات میں کشف والہام کا تذکرہ ہے، وہ سارے واقعات بے اصل اور مردود ہیں۔ (الحدیث: 28)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ 87

محدث فتویٰ